سوال

نکاح کےلیے ولی کی شرط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ایک قریبی دوست کوایک مسئلہ درپیش ہے، وہ خودچونکہ انٹرنیٹ استعمال نہیں کرتے لہٰذاان کے توسط سے یہ سوال میں یہاں پیش کررہاہوں۔ میرے دوست کی ایک جگہ شادی طے پائی ہے۔ شادی طے کرتے وقت والد، والدہ اوروالد کا پوراخاندان اس شادی پر رضامند نہیں ہے، کیااس کانکاح درست ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت مطہرہ میں نکاح کےلیے ولی کی اجازت کولازم قراردیاگیاہے۔ لیکن ولی کی اجازت مرد کےلیے شرط نہیں ہے بلکہ یہ عورت کے ساتھ خاص ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«أيما امرأة نكحت بغير إذن مواليها فنكاحها باطل ثلاث مرات»

(ابوداؤد:2083)

''جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کانکاح باطل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔''

یہ حکم خواتین کےلیے ہے نہ کہ مردوں کےلیے۔ مرد خوداپنا ولی ہے وہ شریعت کے احکامات کوملحوظ رکھتے ہوئے کہیں بھی اپنانکاح کرسکتاہے۔ البتہ لڑکے کوچاہئے کہ وہ نکاح کرتے ہوئے والدین کی رضامندی کواولین ترجیح دے۔ اورحتی المقدوراپنے والدین کوناراض نہ کرے۔ بالخصوص جب ان کی رضامیں شریعت کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله حرم عليكم عقوق الأمهات»

(صحیح بخاری:2408)

''اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام فرما دیا ہے۔''

اس تصریح کے بعد مذکورہ سوال کے جواب میں ہم یہی کہیں گے کہ والدہ کی رضامندی کے بغیر نکاح تو درست ہو گا۔ لیکن اگر والدہ اس وجہ سے راضی نہیں ہیں کہ وہ لڑکی میں کوئی شرعی عیب دیکھتی ہیں تو پھر والدہ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے شادی کے فیصلے پر نظرثانی کی جا سکتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث